تَرۡغِیۡبُ الۡمُؤۡمِنِیۡن

فِیۡ

اِعۡلَاءِ کَلِمَۃِ الدِّیۡن

(اردو ترجمہ)

تصنیف

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام

ٹائیٹل بار اوّل

هٰذِهٖ رِسَالَةٌ كَرِيمَةٌ اَلْجَاءَتْنِيْ اِلَيْهَا مَصْلَحَةٌ عَظِيمَةٌ وَسَمَّيْتُهَا

یہ ایک اعلیٰ رسالہ ہے مجھے اس کے (لکھنے کے) لئے
ایک عظیم مصلحت نے آمادہ کیا ہے اور میں نے اس کا نام

ترغیب المومنین
فی
اعلاء کلمة الدین

رکھا ہے۔

طبعت فی مطبع ضیاء الاسلام قادیان
فی سنة ۱۳۱۶ من الہجرة المقدسة
یہ رسالہ ضیاء الاسلام پریس قادیان میں ۱۳۱۶ھ میں شائع ہوا۔

﴿۲﴾

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْحَمْدُ لِلرَّحمٰن الذی ابتدء بالافضال. و اسبغ منَ العَطاء من غیر عملٍ سبق من العُمّال. الکریم الذی نضح عَنّا المکاره و اتمّ علینا انواع النوال. و اعطانا کل شیء قبل السوال و اظهار الآمال. بعث لنا رسولًا کریمًا بارعًا فی الخصال. سبّاق غایات فی کل نوع الکمال. خاتم الرسل و النبیین. النبیّ الامیّ الذی هو محمّدٌ بما حُمّد علٰی السن المستفیضین. و بما بذل الجُهد للاُمّة و شاد الدین. و بما جاء لنا بکتاب مبین. و بما اوذی

سب تعریفیں اس رحمٰن (خدا) کے لئے ہیں جس نے اپنے فضلوں سے (ہر چیز کا) آغاز فرمایا اور اس نے عمل کرنے والوں کے کسی عمل کے صادر ہونے سے پہلے اپنی عطاء کو کامل کیا۔ وہ کریم ہے جس نے ہم سے مکروہات کو دور فرمایا اور ہم پر اپنی قسما قسم کی نعمتوں کو کمال تک پہنچایا اور اس نے ہمیں ہر چیز سوال سے پہلے اور امیدوں کے اظہار سے پہلے عطا فرمائی۔ اس نے ہمارے لئے شمائل و خصائل میں افضل رسول کریم مبعوث فرمایا جو کمال کی ہر قسم کی انتہاؤں میں بہت زیادہ سبقت لے جانے والا اور خاتم الرسل اور خاتم النبیین ہے۔ وہی اُمّی نبی جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے کیونکہ وہ فیض پانے والوں کی زبانوں سے بہت تعریف کیا گیا۔ اور اس وجہ سے بھی کہ آپ نے اُمّت کے لئے انتہائی جدو جہد فرمائی اور دین کو مضبوط کیا اور اس وجہ سے بھی کہ وہ ہمارے لئے کتاب مبین لائے

لنا عند تبلیغ رسالات
ربّ العٰلمین. وبما اکمل
کلّ ما لم یُکمل فی الکتب
الاولٰی. و اعطٰی شریعة
منزهة عن الافراط و التفریط
و نقائص اخریٰ. و اکمل
الاخلاق و اتمّ ما حَرٰی.
و احسن الی طوائف الوریٰ.
و علم الرشد بغرر البیان
و وحی اجلی. و عصم من
الضلالة و تحامیٰ. و انطق
العجماوات و نفخ فیهم روح
الهُدٰی. و جعلهم ورثاء کافّة
المرسلین. و طهّرهم و زکّاهم
حتی فنوا فی مرضات
الحضرة. و اهراقوا دمائهم
﴿۳﴾ للّٰہ ذی العزة . و اسلموا
وجوههم منقادین. و کذالک
علّم معارف مبتکرة. و لطائف
مکنونة. ونکات نادرة. حتی
بلغنا الفضل باغتراف فضالته.
و عرفنا ادلة الحق باختراف

اور بوجہ اس کے کہ ربّ العالمین کے پیغامات کی تبلیغ کے سبب آپؐ کو ہمارے لئے تکلیف دی گئی اور بسبب اس کے کہ آپؐ نے کتب سابقہ میں جو کچھ نامکمل تھا اسے مکمل کر دیا اور افراط و تفریط اور دیگر نقائص سے پاک شریعت عطا کی اور آپؐ نے اخلاق کو کامل فرمایا اور جو ناقص تھا اسے پورا کیا اور مخلوق کے ہر طبقے پر احسان فرمایا اور عمدہ فصیح بیان اور روشن وحی سے ہدایت سکھائی اور آپؐ نے ضلالت سے بچایا اور حفاظت کی۔ آپؐ نے گونگوں کو نُطق بخشا اور ان میں ہدایت کی روح پھونک دی اور ان کو تمام رسولوں کا وارث بنایا اور ان کو پاک کیا اور ان کا تزکیہ کیا یہاں تک کہ وہ رضائے الٰہی میں فنا ہو گئے اور انہوں نے اللہ عز و جل کی خاطر اپنے خون بہائے اور اطاعت کرتے ہوئے اپنا آپ (اس کے) سپرد کر دیا اور اسی طرح آپؐ نے نئے، اچھوتے معارف، مخفی لطائف اور نادر نکات سکھائے، یہاں تک کہ ہم نے آپؐ کے فضل سے خوشہ چینی کرتے ہوئے فضل کو پا لیا اور ہم نے آپؐ کی راہنمائی کے چنیدہ ثمر سحیق کے دلائل کی معرفت پائی اور ہم زمین میں دھنسے

دلالتہٖ. و صعدنا الی السّماء بعد ما کنّا خاسفین. اللھم فصلّ علیه و سلّم الی یوم الدین. و علٰی آله الطاھرین الطیبین. و اصحابه الناصرین المنصُورین. نخب اللّٰه الذین آثروا اللّٰہ علی انفسھم و اعراضھم و اموالھم و البنین. والسلام علیکم یا معشر الاخوان. لقیتم خیرا و وُقیتم شرور الزمان. و رُزقتم مرضات ربّ العالمین.

اما بعد فاعلموا ایھا الاخوان. و الاحباب و الاقران. انّ الزمان قد اظھر العجب. و ارانا الشجیٰ والشجب. و سخر بوم لیلة اللیلاء من الدرة البیضاء و شارف ان تشن الغارات علٰی دین الرحمٰن. الذی ضمّخ بالطیب العمیم من العرفان. و اُودِع لطائف نعیم الجنان. و سیقت الیه انھار من ماء معین. و تفصیل ذالک

ہونے کے بعد اب آسمان کی بلندیوں تک پہنچ گئے ہیں۔ اے اللہ! اب تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کی مطہر و طیّب آل پر اور آپ کے مددگار و تائید یافتہ اَصحاب پر قیامت تک درُود و سلام بھیج۔ اللہ تعالیٰ کے چنیدہ جنہوں نے اللہ کو اپنے نفسوں، اپنی عزتوں اور اپنے اموال و اولاد پر ترجیح دی۔ السلام علیکم اے برادران جماعت (اللہ کرے) خیر پاؤ اورتم زمانے کے شرور سے محفوظ رہو اور تمہیں ربّ العالمین کی رضا ملے۔

امّا بعد! اے بھائیو، دوستو اور ساتھیو! پس تم جان لو کہ اس زمانے نے عجائب ظاہر کئے ہیں اور ہمیں غم و اندوہ دکھایا ہے اور اندھیری رات کے اُلّو چمکدار موتی کے ساتھ تمسخر کر رہے ہیں اور قریب ہے کہ پے دَر پے اس دینِ رحمٰن پر حملے ہوں۔ جو عرفان کی غیر معمولی خوشبو سے معطّر کیا گیا ہے۔ اور اس میں جنت کی نعماء بکثرت ودیعت کی گئی ہیں اور اس کی طرف صاف شفاف پانی کی نہریں لائی گئی ہیں اور اس کی تفصیل یہ ہے کہ

ان بــعــض الســفهــاء مــن الــمتــنـصرين. و الـمرتـدين الـضالين . سبّوا نبيّـنا محقّرين غيـر مبـاليـن. و طعنـوا فى ديـنـنـا مستهـزئيـن. مـع انهـم اتـخـذوا الٰهـا من دون الرحمٰن. و تـركـوا اللّٰـه عـاكفين على الانسـان. و جـاؤا بِافك مبين. فـلا يَسْتَحْيَـوْنَ بـل يُـؤذون اهل الـحق جـالـعين. ويفسدون فى الارض مـجتـرئين. و يـصولون عـلـى الـمسـلـميـن مـغضبين. وكـنـا مـأمـوريـن لازالة تـمـاثيـلهم. وازاحة اباطيلهم. و اجـاحـة تسـاويلهم. و اقتلاع اقـاويـلـهـم. والاٰن ظهـر الامـر مـعكوسًا . و عاب الليل شموسًا. وصـال الـمتـنـصـرون عـلـى الـمسـلـمين. و مـن فتنهـم الـجديـدة ان رجـلًا منهم الف كتـابـا و سـمّـاه امّهـات الـمؤمـنـين. وسـلـك فيـه كل ﴿۴﴾

نئے نئے عیسائی ہونے والوں میں سے بعض بیوقوف اور مرتد اور گمراہ لوگوں نے تحقیر اور بے باکی سے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور اِستہزاء کرتے ہوئے ہمارے دین کے بارے میں طعنہ زنی کی، باوجود اس کے کہ انہوں نے رحمٰن خدا کو چھوڑ کر (عاجز انسان کو) معبود بنا لیا اور انہوں نے انسان کے سامنے دوزانو ہوتے ہوئے اللہ کو ترک کردیا اور انہوں نے کُھلا کُھلا جھوٹ گھڑا۔ پس وہ حیا نہیں کرتے بلکہ اہلِ حق کو بے شرمی سے دُکھ دیتے ہیں اور وہ بے باک ہوکر زمین میں فساد کرتے اور غضبناک ہوکر مسلمانوں پر حملہ کرتے ہیں حالانکہ ہم ان کے بتوں کو توڑنے، ان کی باطل باتوں کو دُور کرنے، ان کی ملمّع سازیوں کی بیخ کنی کرنے اور ان کی جھوٹی باتوں کو جڑ سے اُکھیڑنے کے لئے مامور ہیں اور اب معاملہ اُلٹ گیا ہے اور راتیں سورج کی عیب چینی کر رہی ہیں اور نو عیسائی مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے ہیں۔ اور ان کے نئے فتنوں میں سے ایک یہ ہے کہ ان میں سے ایک شخص نے کتاب لکھی اور اس کا نام اُمّہات المؤمنین رکھا ہے اور اس نے اس میں

طریق السبّ و الافتراء کالمفسدین الفتّانین. انہ امرء استعمل السفاھة فی خطابہ. و ابدیٰ عذرة کانت فی وطابہ. و اظھر کانّہ اتمّ الحجة فی کتابہ. و ختم المباحث بفصل خطابہ. و لَیْسَ فی کتابہ من غیر السبّ و الشتم. و کلمات لا یلیق لاھل الحیاء والحزم. بید انہ ابدع بارسال کتبہ من غیر طلب الی المسلمین الغیورین من اعزة القوم و نخب المؤمنین. وتلک ھی النار التی التھبت فی ضرم المتألمین. و احرقت قلوب المؤمنین المسلمین. فلما رَأَیْنَا ھٰذا الکتاب. و عثرنا علٰی غلوائہ و ما سبّ و ذاب. قرئنا کلمہ الموذیة. و آنسنا قذفاتہ المغضبة و شاھدنا ضیمہ الصریح. و قولہ القبیح.

فتنہ باز مفسدوں کی طرح دشنام دہی اور افترا پردازی کا ہر طریق اختیار کیا ہے۔ یہ ایسا شخص ہے جس نے اپنے خطاب (کتاب) میں بے حیائی سے کام لیا ہے اور اس نے وہ پلیدی ظاہر کی جو اس کے اندر تھی اور اس نے ایسے ظاہر کیا کہ گویا اس نے اپنی کتاب میں اتمامِ حجت کر دی اور اپنے فیصلہ کن کلام سے بحث کو ختم کر دیا ہے حالانکہ اس کی کتاب میں سبّ وشتم کے سوا کچھ بھی نہیں اور ایسے کلمات ہیں جو حیادار اور عقلمند شخص کو زیب نہیں دیتے۔ اس نے اپنی کتابوں کو بغیر کسی طلب کے قوم کے معززین اور چنیدہ مومنین میں سے غیور مسلمانوں کو بھیجا۔ اور یہی وہ آگ ہے جس نے دردمندوں کی آتش کو اور بھڑکایا ہے اور مسلمان مومنوں کے دلوں کو جلایا ہے۔ پس جب ہم نے اس کتاب کو دیکھا اور اس کی بیہودہ گوئیوں اور دشنام دہی اور عیب تراشی پر اطلاع پائی اور اس کے تکلیف دہ کلمات پڑھے اور ہم اُس کی غصہ دلانے والی گندی گالیوں سے آگاہ ہوئے اور ہم نے اس کے صریح ظلم اور قبیح کلام کا مشاہدہ کیا

﴿۵﴾

و اجتلینا ما استعمل من جور و اعتساف. وقذف و شتم کاجلاف. علمنا انه نطق بها معتمّدًا لاغضاب المسلمین. و ما تفوّه علی وجه الجد کالمسترشدین المحققین. بل تکلم فی شان سیّد الانام باقبح الکلام. کما هو عادة الاجلاف و اللئام لیوذی قلوب المسلمین. و طوائف اهل الاسلام. و یُغلی قلوب امة خیر المرسلین. فظهر کما اراد هٰذا الفتان. و تالّم بکلمه کل من فی قلبه الایمان. و اصاب المسلمین بقذفهٖ جراحة مؤلمة. و قرحة غیر ملتئمة. و ظنوا انهم من المجرمین. ان لم ینتقموا کالمؤمنین المخلصین. و ذکروا بها ایام الاولین. ولو لا منعهم ادب السلطنة المحسنة. و تذکر عنایات الدولة **البرطانیة**. لعملوا عملًا

اور (بصیرت کی نگاہ سے) اس ظلم وستم، بہتان تراشی اور کمینوں کی طرح فحش گوئی کو دیکھا جو اس نے روا رکھی تھی تو ہم نے جان لیا کہ اس نے عمداً مسلمانوں کو غصہ دلانے کے لئے یہ باتیں کی ہیں اور اس نے رشدوہدایت کے طالب محققین کی طرح تحقیق کر کے یہ بات نہیں کی۔ بلکہ اس نے سید الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں قبیح ترین کلمات کہے ہیں جیسا کہ یہ سفلہ طبع اور کمینوں کی عادت ہوتی ہے تا کہ وہ مسلمانوں کے دلوں اور اہل اسلام کے فرقوں کو ایذاء پہنچائے اور خیرالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے دلوں کو جوش دلائے پس جیسا کہ اس فتنہ پرداز نے ارادہ کیا وہی ہوگیا اور اُس کے اِن کلمات کی وجہ سے ہر اُس شخص نے تکلیف محسوس کی جس کے دل میں ایمان ہے اور اس کے اس بدگوئی کی وجہ سے مسلمانوں کو انتہائی تکلیف دہ زخم اور ایسا ناسور لگا جو کہ مندمل ہونے والا نہیں ہے اور انہوں نے گمان کیا کہ اگر انہوں نے خالص مومنین کی طرح انتقام نہ لیا تو ضرور وہ مجرموں میں سے ہوں گے۔ اس سے انہوں نے اپنے اسلاف کے زمانے کو یاد کیا اور اگر انہیں محسن سلطنت کا ادب مانع نہ ہوتا اور برطانوی حکومت کے احسانات یاد نہ آتے تو

كالمجانين. ولا شك ان هٰذا السفيه اعتدىٰ فى كلماته. و اغرى العامة بجهلا ته. و جاوز الحد كالغالين. فلاجل ذالك قد هاجت الضوضاة. و ارتفعت الاصوات. و تضاغى الناس برنّة النياحة. و اشتعل الطبائع من هٰذه الوقاحة. و مُلِاءَ الجرائد بتلك الاذكار. و قام كل احد ككُماة المضمار. بما آذى كالمعتدين.

والحاصل انه افترٰى و تجرّم. و اراد ان يستأصل الحق و يتصرّم. و اسبل غطاءً ا غليظًا لاغلاط الناس. و اراد اَنْ يُطفئ انوار النبراس. فنهض المسلمون مستشيطين مشتعلين. و صاروا طرائق قددا زاعقين مغتاظين. فذهب بعضهم الى ان يُبلغ الامر الى الحكام. و يترافع لغرض الانتقام. والآخرون مالوا

﴿٦﴾ ضرور وہ جنونی لوگوں کی طرح عمل کرتے۔ اور کوئی شک نہیں کہ اس بے حیا نے اپنے کلمات میں حد سے تجاوز کیا اور اپنی جاہلانہ باتوں سے عامۃ المسلمین کو اُکسایا اور غُلو کرنے والوں کی طرح حد سے تجاوز کیا پس اسی وجہ سے شور برپا ہوا اور آوازیں بلند ہوئیں اور لوگوں نے نوحہ کرنے والوں کی آواز کی طرح گریہ وزاری کی اور اس بے حیائی کی وجہ سے طبیعتیں مشتعل ہوگئیں اور ان کے تذکرہ سے اخبار بھر گئے اور ہر کوئی مردِمیدان حد سے بڑھنے والوں کی ایذاء کے سبب اُٹھ کھڑا ہوا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اس نے افترا کیا اور معصوم پر تہمت لگائی اور ارادہ کیا کہ حق کو جڑ سے اکھیڑ دے اور کاٹ دے اور اُس نے لوگوں کی مغالطہ دہی کے لئے بھاری پردہ ڈال دیا اور اس نے ارادہ کیا کہ چراغ کے انوار کو بجھا دے پس مسلمان غضبناک ہوکر مشتعل ہوتے ہوئے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور انہوں نے احتجاج کرتے ہوئے، غصہ کی حالت میں متفرق طریق اختیار کر لئے۔ پس ان میں سے بعض کی رائے یہ تھی کہ اس معاملہ کو حکام تک پہنچایا جائے اور انتقام کی غرض سے مقدمہ کیا جائے اور کچھ دوسرے ان اَوہام کے رَد کی طرف مائل ہوئے

الی الردّ علٰی تلک الاوهام.
و حسبوه من واجبات الاسلام.
فالذین اختاروا الترافع عرضوا
شکواهم علی حضرة نائب
الدولة.و ارسلُوا ما کتبوا
لهذه الخطّة. و الفریق الثانی
توجّهوا الی ردّ الکتاب.
والآخرون وجموا من الاکتیاب.
و کذالک اختلفوا فی الاعمال
و الأراء.و استخلص کل احد ما
هدیٰ الیه منّ الدهاء. فالذی «۷»
اُشرب حسّی. و تلقفه حدسی.
ان الاصوب طریق الردّ و الذبّ.
لا الاستغاثة ولا السبّ بالسبّ.
وانی اعلم بلبال المسلمین.
وما عریٰ قلوب المؤمنین مِن
السن الموذین. ولکنی اری
الخیر فی ان نجتنب
المحاکمات. ولا نوقع انفسنا
فی المخاصمات. و نتحامیٰ
اموالنا من غرامات التنازعات.
و اعراضنا من القیام امام القضاة.

اور اس ردّ لکھنے کو فرائض اسلام میں سے خیال کیا پس وہ لوگ جنہوں نے حکّام تک بات کو پہنچانا پسند کیا انہوں نے اپنی شکایت کو جناب وائسرائے تک پہنچایا اور انہوں نے اس معاملہ میں جو میموریل لکھا تھا وہ بھیج دیا۔ دوسرے گروہ نے کتاب کے رَدّ کی طرف توجہ کی اور دیگر لوگ غم و اندوہ سے گُم سُم ہو گئے ۔اور اسی طرح انہوں نے اپنے اعمال اور آراء میں اختلاف کیا اور ہر ایک نے اپنی عقل کے مطابق جو مناسب سمجھا اسے اختیار کیا۔ پس جس کی ضرورت کو میں نے محسوس کیا اور جسے میری فراست نے مناسب پایا وہ یہ ہے کہ سب سے درست بات یقیناً رَدّ لکھنے اور دفاع کرنے کا طریق ہے نہ کہ مقدمہ بازی اور گالیوں کے مقابل گالیاں دینا۔ اور میں مسلمانوں کے غم کی شدت اور جو مومنوں کے دلوں کو موذیوں کی زبانوں سے تکلیف پہنچی ہے اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔لیکن میں خیر اِسی بات میں دیکھتا ہوں کہ ہم مقدمہ بازی سے اجتناب کریں اور ہم اپنے نفسوں کو لڑائی جھگڑے میں نہ ڈالیں اور اپنے اموال تنازعات کے جرمانوں اور اپنی عزتیں قاضیوں کے سامنے کھڑے ہونے سے

و نصبر علی ضجر اصابنا. و غمّ اذابنا. لیعدّمنا مبرة عند احکم الحاکمین. و ما نسینا ما رأینا من جورٍ و عسفٍ. و ایّ حرّ رضی بخسفٍ. و قد اوذینا فی دیننا القویم و رسولنا الکریم. و آنسنا ما هیّج الاسف و اجری العبرات. و شاهدنا ما اضجر القلب و زجّی الزفرات. بید ان الدولة البرطانیة لهٰؤلاء کالاواصر المومّلة. و لقسّیسین حقوق علی هذه الدولة. و نعلم ان نبذ حرمهم امرٌ لا ترضاه هذه السلطنة و یُنصبها هذا القصد و تشق علیها هذه المعدلة. ولها علینا منن یجب ان لا نلغیها. فلنصبر علی ما اصابنا لعلّنا نرضیها. و ما نفعل بتعذیب المتنصرین و قد رأینا امنًا من

بچائیں ۔اور ہم ہر پہنچنے والے اضطراب اور ہر گھلا دینے والے غم پر صبر کریں تا کہ (یہ کام) ہماری طرف سے احکم الحاکمین کے حضور نیکی شمار کی جائے اور ہم نے جو ظلم اور تعدی دیکھی ہے اسے بھولے نہیں ہیں اور کون آزاد شخص ذلت پر راضی ہوتا ہے۔ ہمیں اپنے دینِ قویم اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق تکلیف دی گئی اور ہم نے اس (بات) کا بھی مشاہدہ کیا جس نے افسوس کو برانگیخت کیا اور آنسو جاری کئے اور ہم نے اس بات اور ان طعنوں کا مشاہدہ کیا جس نے دلوں کو تنگ کیا اور آہوں کا باعث بنا۔ مگر حکومت برطانیہ ان لوگوں کی جائے امید ہے اور پادریوں کے اس حکومت پر حقوق ہیں۔ اور ہم جانتے ہیں کہ ان پادریوں کی بے حرمتی کرنا ایسا معاملہ ہے جسے یہ سلطنت پسند نہ کرے گی اور یہ ارادہ کرنا بھی اسے تکلیف میں ڈالے گا اور یہ کارِ عدالت اُس پر گراں گزرے گا اور اس حکومت کے ہم پر احسانات ہیں ضروری ہے کہ ہم انہیں فراموش نہ کریں ۔ پس چاہیے کہ ہم اس تکلیف پر صبر کریں جو ہمیں پہنچی ہے تا کہ ہم اسے راضی کر سکیں اور نو عیسائیوں کو سزا دلوا کر ہم کیا کریں گے جبکہ ہم اِس کے عادل حکمرانوں سے امن دیکھ چکے ہیں اور ہم نے ان ﴿۸﴾

حکامها العادلین. و وجدنا بِهم کثیرا من غض و سرور. وخفض و حبور و ما مسّنا منهم شظفٌ فی الدّین. ولا جنف کالظالمین من السلاطین. بل اعطونا حرّیةً **فعلًا** و قولًا. و ارضونا حفاوة و طولا. و ما رأینا سوءًا من هذه الدولة. و لا قشفًا کایّام الخالصة. بل رُبّینا تَحْت ظلها مذ میطت عنّا التمائم. و نیطت بنا العمائم. و عشنا بکنفها آمنین. و جعلها اللّٰه لنا کعَیْن نستسقیها. و کعین نجتلی بها. فنحاذر ان یفرط الی هٰذه الدولة بعض الشبهات. و تحسبنا من قوم یضمرون الفساد فی النیات. فلذالک ما رضینا بان نترافع لتعذیب هذا القذاف الشریر. و اعرضنا عن مثل هٰذه التدابیر.

حکّام (کے طفیل) بہت سی تر و تازگی اور خوشی اور آسودگی اور شادمانی پائی ہے اور ہمیں ان سے دین کے معاملے میں کسی قسم کی تنگی نہیں پہنچی اور نہ ہی ظالم بادشاہوں کا سا ظلم بلکہ انہوں نے ہمیں قول و فعل میں آزادی دی ہے اور انہوں نے ہمیں اپنی مہربانیوں اور احسان سے راضی کیا ہے اور ہم نے اِس حکومت سے کوئی برائی نہیں دیکھی اور نہ ہی سکھوں کے وقت کی طرح کی سختی بلکہ جب سے ہم نے ہوش سنبھالا اور جوان ہوئے ہم نے اِس کے زیرِ سایہ پرورش پائی اور ہم اس کی پناہ میں امن سے رہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے ہمارے لئے ایسے چشمہ کی طرح بنایا جس سے ہم سیراب ہوتے ہیں اور ایسی آنکھ کی طرح جس کے ذریعے ہم دیکھتے ہیں پس ہم اس بات سے بچتے ہیں کہ اس حکومت کو (ہمارے متعلق) شبہات پہنچیں اور وہ ہمیں ایسی قوم میں سے خیال کرے جن کی نیّتوں میں فساد چھپا ہوتا ہے ۔پس اس وجہ سے ہم اس بہتان تراش شریر کو سزا دلوانے کے لئے مقدمہ بازی پر تیار نہیں ہوئے اور ہم نے ایسی تدابیر سے اعراض کیا

و حسبنا انه عمل لا ترضاه الدولة. و لا تستجاده تلك السلطنة. فكففنا كالمعرضين. و سمعتُ انّ بعض المستعجلين من المسلمين. ارسلوا رسائل الى الدولة مستغيثين. و تمنّوا ان يوخذ المؤلّف كالمجرمين. و ان هى الا امانى كامانى المجانين. و امّا نحن فما نرى فى هذا التدبير عاقبة الخير. ولَا تفصيًا من الضير. بل هو فعل لا نتيجة له من غير شماتة الاعداء. ولا يُستكفىٰ به الافتتان بمكائد اهل الافتراء. ولو سلكنا سبيل الاستغاثة و نترافع لاخذ مؤلف هذه الرسالة. لنُعزىٰ الٰى فضوح الحصر. و نرهق بمعتبة عند اهل العصر. و يقال فينا اقوال بغوائل الزخرفة. و يقطع عرضنا بحصائد الالسنة. و يقول السفهاء انهم عجزوا

اور خیال کیا کہ یہ عمل ایسا ہے جسے حکومت پسند نہ کرے گی اور نہ ہی یہ سلطنت اسے اچھا جانے گی پس ہم اعراض کرنے والوں کی طرح رُک گئے اور میں نے سنا ہے کہ مسلمانوں میں سے بعض جلد بازوں نے فریاد کرتے ہوئے حکومت کو خطوط بھی بھیجے۔ اور انہوں نے خواہش کی ہے کہ اس مؤلف کو مجرموں کی مانند پکڑا جائے اور یہ صرف دیوانوں کی خواہشات جیسی خواہشات ہیں اور جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم اس تدبیر کا انجام بخیر نہیں دیکھتے اور نہ ہی اسے نقصان سے خالی تصور کرتے ہیں بلکہ یہ ایسا فعل ہے جس کا نتیجہ شماتتِ اعداء کے سوا کچھ نہیں اور نہ ہی اس سے وہ فتنے رک سکتے ہیں جو مفتریوں کی مکارانہ چالوں سے ظہور پذیر ہوئے اور اگر ہم مقدمہ بازی کے طریق کو اختیار کریں اور اس رسالہ کے مؤلف کی پکڑ کے لئے نالش کرائیں تو جواب نہ دے سکنے کی ذلت ہماری طرف منسوب کی جائے گی اور ہم اہل زمانہ کے عتاب کا مورد ہوں گے اور ہمارے بارے میں گمراہ کن جھوٹی باتیں کی جائیں گی اور زبان کی کاٹ سے ہماری عزت پر چرکے لگائے جائیں گے اور بیوقوف کہیں گے کہ یہ لوگ جواب ﴿۹﴾

مــن الاتيــان بــالـجـواب. فـلا
جــرم تــوجهـوا الـى الـحـكّـام
مــن الـتــضــرم و الاضـطـراب.
فبـعـد ذالک لا تبقیٰ لنا معذرة.
و تــرجـع الينــا مـندمة و تبعة.
فـليــس بـصـواب ان نطلب هذه
الــمـنية. و نـرود هـذه البُغية.
و لَيْــــس بــحـــريّ ان نسعٰــى
كــالـنــادبـات الــى الـسـلطنة.
و نُـضـحــى انـفـسـنـا من مـأمن
الـحـجـج البيّـنة. و نضيع اوقاتنا
فـى البـكـاء و الصُراخ كالنسوة.
و لا نـفـكر لهدم بناء هذه الفرقة.
و لا نتـوجــه الـٰـى خـزعبيلا تهم
و لا نــزيـح وســاوس جهلا تهم.
و نتـر كهـم فى كبرهم و زهوهم.
و لا نــنبههــم عــلـى غـلـطهـم و
سهــوهــم. و لا نـأخـذهـم عـلـى
بهتــانهـم و افتــرائهم. و لا نـرى
﴿۱۰﴾ الـخـلق خيانتهم و قلّة حيـائهم.
و نفرح بمايناالهم من الحاكمين.
بـل يـنبـغـى ان نـجيح اوهـامهم

دینے سے عاجز رہے۔ بلا شک وہ شدتِ غضب
اور بے چینی کے سبب حکّام کی طرف متوجہ ہوئے
پس اس کے بعد ہمارے لئے کوئی عذر باقی نہ
رہے گا اور ہم ندامت اور بُرے انجام سے
دوچار ہوں گے۔ پس یہ طریق درست نہیں ہے
کہ ہم ایسی خواہش کریں اور ایسی آرزو چاہیں
اور یہ مناسب نہیں کہ ہم ماتم کرنے والی عورتوں
کی طرح اس سلطنت کی طرف دوڑیں اور نہ یہ
کہ اپنے نفسوں کو واضح دلائل کی پناہ گاہ سے باہر
نکالیں اور نہ یہ کہ ہم اپنے اوقات عورتوں کی
طرح رونے اور چیخ و پکار کرنے میں ضائع
کریں اور نہ اس فرقہ کی بنیاد کو گرانے کے
متعلق سوچیں اور نہ ہی ان کی خرافات کی
طرف توجہ کریں اور نہ ہی ہم ان کی جہالت
کے وساوس کو دُور کریں اور ان کو ان کے تکبّر
اور غرور میں چھوڑ دیں اور ان کو ان کی غلطیوں
اور خطاؤں کے متعلق متنبہ نہ کریں اور انہیں
ان کے بہتانوں اور افتراؤں پر نہ پکڑیں اور
ہم مخلوق کو ان کی خیانت اور بے حیائی نہ
دکھائیں۔ اور ہم اس پر ہی خوش ہو جائیں جو
حکّام کی طرف سے انہیں سزا ملے بلکہ ضروری ہے
کہ ہم ان کے اوہام کا قلع قمع کریں اور ان کے

و نکسّر اقلامهم. و نجعل کلمهم مضغة للماضغین. وان لم نفعل هذا فما فعلنا شیئًا فی خدمة الدین. وما عرفنا صنیعة اللّٰه خیر المحسنین. وما شکرنا بل انفدنا الوقت غافلین. فان اللّٰه وهب لنا حریةً تامّةً لهذه الامور لنحقّ الحق و نبطل ما صنع اهل الزور. فلولم نمتع بهذه الحریّة. فما شکرنا نعم اللّٰه ذی الجود والموهبة. وما کنّا من الشاکرین. الم تروا کیف نعیش احرارًا تحت ظلّ هذه السلطنة. و کیف خُیّرنا فی دیننا و اوتینا حریة فی مباحث الملّة الاسلامیة. و اُخرجنا من حبس کنا فیها فی عهد دولة الخالصة. و فُوّضنا الٰی قوم راحمین. و انّ حکّامنا لا یمنعوننا من المناظرات والمباحثات. ولا یکفئوننا

قلموں کو توڑیں اوران کی باتوں کو چبانے والوں کے لئے تر نوالہ بنا دیں اوراگر ہم نے ایسا نہ کیا تو گویا ہم نے دین کی خدمت کے لئے کچھ بھی نہ کیا اور نہ ہی ہم نے سب سے بہترین محسن خدا کے احسان کو پہچانا اور نہ ہی ہم نے شکرادا کیا بلکہ ہم نے غفلت میں زندگی گزار دی۔ یقیناً اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان معاملات کے لئے مکمل آزادی دی ہے تا کہ ہم حق کو ثابت کریں اور جو جھوٹوں نے باتیں بنائی ہیں، انہیں ہم باطل کریں پس اگر ہم نے اس آزادی سے فائدہ نہ اُٹھایا تو ہم نے فیّاض اور سخی اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا نہ کیا اور نہ ہی ہم شکر گزاروں میں سے ہوئے کیا تم نے دیکھا نہیں کہ ہم کس طرح آزادی سے اس حکومت کے زیر سایہ رہتے ہیں۔اور کس طرح ہمیں ہمارے دین کے معاملے میں اختیار دیا گیا ہے اور ہمیں ملتِ اسلامیہ کے مباحثات میں آزادی دی گئی ہے اور ہمیں اس قید سے نکالا گیا ہے جس میں ہم سکھوں کی حکومت کے زمانہ میں تھے اور ہمیں رحم کرنے والی قوم کے سپرد کیا گیا اور یقیناً ہمارے حکّام ہمیں مناظرات اور مباحثات سے منع نہیں کرتے اور اگر بحث نرم پیرائے

ان كـان البـحـث فـى حُـلـل
الـرفـق و بـصحة النيـات.
و لا يـحيـفـون متـعـصبيـن.
فـلاجـل ذالک نستسـنـى
دولتهـم و نستـغـزر ديـمة
نـصرتهـم. فـانـا لا نرىٰ تلهب
جذوتهـم. عـنـد ردّ مـذهبهـم.
﴿۱۱﴾ وٓ ازراء مـلّتهـم. و هٰـذا هو الذى
جـذب القـلوب الٰى محبتهم.
و امـال الـطبـائع الٰى طـاعتهم.
و احبهـم اليـنـا كـالسّـلاطين
الـمسـلمين. و انهم قـوم قـد
اسـرونـا بـمـنتهـم. لا بسلاسل
حـكـومتهـم. و قيّـدونـا بـايـادى
نـعـمتهـم. لا بـايـدى سطوتهم.
فـوالـلّٰـه قـد وجب شـكـرهـم
و شـكـر مبـرتهـم. و الـذيـن
يـمـنـعون من شـكـر الـدولة
البـرطـانية و يـنـدّدون بـانـه من
مـنـاهـى الـمـلّة. فـقـد جـاءوا
بـظـلـم و زور. و تـورّدوا مـوردًا
لـيـس بـمـاثـور. ايـحسبـونهـم

میں اور اچھی نیت سے ہو تو وہ ہمیں نہیں روکتے اور وہ تعصب کی بناء پر ظلم نہیں کرتے۔ پس اس وجہ سے ہم ان کی حکومت کو عالی شان پاتے ہیں اور ان کی نصرت کی بارش کو بکثرت پاتے ہیں۔ پس ہم ان کو ان کے مذہب کے ردّ اور ان کی ملّت پر نکتہ چینی کے وقت اشتعال انگیزی میں نہیں دیکھتے۔ یہی وہ امر ہے جس نے دلوں کو ان کی محبت کی طرف کھینچ لیا ہے اور طبائع کو ان کی اطاعت کی طرف مائل کیا ہے۔ اور ان کو مسلمان بادشاہوں کی طرح ہمارا محبوب بنا دیا۔ اور یہ وہ قوم ہے جس نے ہمیں اپنے احسان کے زور سے اسیر کر لیا ہے نہ کہ اپنی حکومت کی زنجیروں سے، اور انہوں نے ہمیں اپنی نعمتوں کے احسانات سے قید کر لیا ہے نہ کہ اپنے زورِ بازو سے۔ پس اللہ کی قسم ان کی شکر گزاری اور ان کی نیکی کا شکر ادا کرنا واجب ہو گیا ہے اور وہ لوگ جو سلطنت برطانیہ کی شکر گزاری سے منع کرتے ہیں اور یہ مشہور کرتے ہیں کہ (شکریہ کرنا) یہ شریعت (اسلام) کی مناہی میں سے ہے پس یقیناً انہوں نے ظلم اور جھوٹ کا ارتکاب کیا اور ایسا مسلک اختیار کیا جو کسی حدیث سے ثابت نہیں۔ کیا وہ ان

ظـالـمـیـن. حـاش لِلّٰـہِ و کَـلَّا.
بـل جـلّ مـعـروفـھـم و جـلّـی.
انـظـروا الٰـی بـلادنـا و اھـلـھـا
الـمـخـصـبـیـن. مـن الـقـانـطـیـن
والـمـتـغـربـیـن. انـظـروا ما ایمن
ھٰـذا الـسـواد. ومـا ابـھـج ھٰـذہ
الـبـلاد. عـمـرت مـسـاجـدنـا بعد
تـخـریـبـھـا. و اُحـیـیـت سـنـنـنـا بعد
تـتـبـیـبـھـا. و اُنـیـرت مـآذنـنـا بعد
اظـلامـھـا. و رفـعـت مـنـاورھـا
بـعـد اعـدامـھـا. و رأیـنـا الـنـھـار
بـعـد الـلـیـلـة الـلـیـلاء. و وصـلـنـا
الانـھـار بـعـد فـقـدان الـمـاء.
و فُـتـح الـجـوامـع و الـمـسـاجـد
لـذکـر اللّٰہ الـوحـیـد. و عـلا صـیـت
الـتـوحـیـد. و تـرجّـیـنـا بـعـد
تـمـادی الایـام. ان یـزیـح
سـمـوم الـکـفـر تـریـاق وعـظ
الاسـلام. و حـفـظـنـا مـن شـر
کـلّ مـفـاجـی. و عُـدنـا مـن
تـیـہ الـغـربـة الٰـی مـعـاج.
و اقـتـرب مـاء الـنـضـارة من

(حکومت برطانیہ) کو ظالم سمجھتے ہیں؟ بخدا ہرگز
نہیں بلکہ ان کے احسانات تو بہت عظیم اور
روشن ہیں تم ہمارے علاقوں اور ان میں رہنے
والے آسودہ حال لوگوں کو دیکھو خواہ وہ یہاں
کے رہنے والے ہوں یا باہر سے منتقل ہوئے
ہوں اور دیکھو کہ کتنے ہی مبارک ہیں یہاں
کے عوام اور کتنے ہی دلکش ہیں یہ علاقے۔
ہماری مسجدیں ویرانی کے بعد آباد ہو گئیں۔اور
ہمارے دینی شعائر تباہی کے بعد زندہ کر دیئے
گئے۔ ہمارے اذان دینے کے مینار تاریکی کے
بعد روشن کئے گئے۔اور ہماری مساجد کے منار
منہدم ہونے کے بعد دوبارہ بلند کئے گئے اور ہم
نے شدید تاریک رات کے بعد دن دیکھا اور
ہم پانی کے فقدان کے بعد نہروں تک جا پہنچے
اور اللہ وحید کے ذکر کے لئے جامع اور عام
مساجد کھول دی گئیں اور توحید کا نعرہ بلند ہوا اور
ہمیں کافی دنوں کے بعد امید پیدا ہوئی کہ وعظ
اسلام کا تریاق کفر کے زہروں کو ختم کر دے گا
اور ہر بلائے ناگہانی کے شر سے ہم محفوظ ہو گئے
اور ہم بے وطنی کے صحرا سے اپنے گھر لوٹ آئے ﴿۱۲﴾
اور شادابی کا پانی ہمارے درخت وجود تک
پہنچا اور قریب تھا کہ وہ ہمارے آنگنوں میں

سرحتنا. وكاد يحلّ بمنبتنا و اصبحنا آمنين. حتى الفينا كل من الوى عنقه من العناد. كالاصادق و اهل الوداد. و تبدّى الاساود كاعوان النآد. و قُلِبّ عُجرنا و بُجرنا و نقل الى الصلاح و السداد. و نَضَرُنا بدولةٍ جاء ت كعهاد. عند سنة جماد. فرأَت هٰذه الدولة دخيلة امرنا. و اطلعت على ذوبنا و ضُمرنا. فآوتنا و رحمتنا. و واستنا و تفقدتنا. حتى عاد امرنا الى نعيم. بعد عذاب اليم. فالاٰن نرقد الليل ملأً اجفاننا. ولا نحس ولا وخز لابداننا. تغرد فى بساتيننا بلابل التهانى و النعماء. مأيسة على دوحة الصفاء بعد ما كنا نُصدم من انواع البلاء. فانصفوا اليس بواجب ان نشكر دولة جعلها اللّٰه

اُترے اور ہم امن پانے والے ہو گئے یہاں تک کہ ہم نے ہر اس شخص کو جس نے عناد کی بناء پر روگردانی کی سچا دوست اور محبت کرنے والوں کی مانند پایا۔اور سانپ صفت دشمن مصیبت کے وقت ہمدرد مددگاروں کی طرح ہو گئے۔ ہمارے ظاہر و باطن کو بدل کر اصلاح اور راستی کی طرف منتقل کر دیا گیا اور ہم شدید قحط سالی کے وقت موسم بہار کی پہلی بارش کی مانند اس حکومت کے آنے سے تروتازہ ہو گئے پس اس حکومت نے ہمارے اندرونی معاملات کو دیکھا اور ہماری لاغری اور ہماری کمزوری پر اطلاع پائی تو اس (حکومت) نے ہمیں پناہ دی اور ہم پر رحم کیا۔ ہماری غمخواری کی اور ہمارا خیال رکھا یہاں تک کہ دردناک عذاب کے بعد ہم آسودہ حال ہو گئے۔ پس اب ہم رات کو پُرسکون نیند سوتے ہیں اس حال میں کہ ہمارے جسموں کو کوئی چیز نہ بے سکون کرتی ہے نہ تکلیف دیتی ہے۔ہمارے باغات میں اخلاص کے عظیم درخت پر جھولتے ہوئے بلبلیں خوشی اور تنعم سے چہچہاتی ہیں۔ بعد اس کے کہ ہم طرح طرح کی مصیبتوں میں مبتلا تھے۔پس تم انصاف کرو کہ یہ واجب نہیں کہ ہم ایسی حکومت کا شکریہ ادا کریں جسے اللہ تعالیٰ نے ان

سببًا لهذه الانعامات . و اخرجنا بيديها من سجن البليات. اليس بحق ان نرفع لها اكفّ الضراعة والابتهال. ونحسن اليها بالدعاء كما احسنت الينا بالنوال. فان لنا بها قلوبًا طافحة سرورًا و وجوهًا متهللة وّ مستبشرة حبورا. و أيّامًا مُلئت امنا و حُرّيّة. وليالى ضمّخت راحة و لُهنيةً. و ترٰى منازل مزدانة بابهج الزينة. ولا خوف ولا فزع ولو مررنا علٰى اسود العرينة ضربت خزى الفشل على الظالمين. وضاقت الارض على المرجفين المبطلين. و نعيش مستريحين آمنين. فايّ ظلم كان اكبر من هذا الظلم ان لا نشكر هذه الدولة المحسنة. ونضمر الحقد والشر والبغاوة. أ هذا صلاح بل فسق ان كنتم عالمين. فويل للذين يبغون الفساد. ويضمرون العناد. والله لا يحب

انعامات کا وسیلہ بنایا ہے اور ہمیں اس (حکومت) کے ہاتھوں مصائب کے زندان سے نکالا ہے کیا یہ واجب نہیں کہ ہم تضرع اور ابتہال سے اس (گورنمنٹ) کی خاطر ہاتھ اُٹھائیں اور دعا کے ذریعہ اس پر احسان کریں جس طرح اس نے ہم پر اپنی نوازشات سے احسان کیا ہے پس اس کی وجہ سے ہمارے دل خوشی سے معمور ہیں اور چہرے دمک رہے ہیں اور خوش وخرم ہیں اور دن امن اور آزادی سے لبریز ہوگئے ہیں، اور راتیں آرام اور خوش حالی کے عطر سے ممسوح ہیں، اور تو گھروں کو حسین ترین زینت کے سامانوں سے آراستہ دیکھتا ہے، اور کوئی خوف وڈر نہیں خواہ ہم کچھاروں کے شیروں کے پاس سے گزریں۔ ظالموں پر نامرادی کی رسوائی ڈالی گئی اور جھوٹی افواہیں پھیلانے والے جھوٹے لوگوں پر زمین تنگ ہوگئی ہے اور ہم آرام سے امن میں رہتے ہیں پس اس ظلم سے بڑھ کر اور کیا ظلم ہوسکتا ہے کہ ہم اس محسن حکومت کا شکرادا نہ کریں اور ہم کینہ اور شر اور بغاوت (دل میں) چھپائے رکھیں۔ کیا یہ نیکی ہے؟ نہیں بلکہ فسق ہے اگر تم جانتے ہو۔ پس ہلاکت ہے ان لوگوں کے لئے جو فساد چاہتے ہیں اور دل میں عناد رکھتے ہیں اور اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ ﴿۱۳﴾

المفسدین. انهم قوم ذهلوا آداب الشکر عند رؤیة النعمة. وانساهم الشیطان کلّ ما نُدِب علیه من امور الشریعة. وجاء و شیئا اِدّا. وجازوا عن القصد جدا. و ما بقی فیهم الا حمیة الجاهلیة. وفورة النفس الابیّة. ولا یمشون کالذی خشی ودلف. ولا یخلعون الصلف. ولا یذکرون ما سلف فی زمن خالصة مغشوشین. الم یعلموا انّ الشکر لاهله من وصایا القرآن. و اکرام المحسن مما نطق به کتاب الرحمن. و ان الدولة البرطانیة قد جعلها اللّٰه موابذة حلّنا ﴿۱۴﴾ وعقدنا. و حفظاء یقظتنا و رقدنا. و انا وصلنابهم الی المرادات المستعذبة. ونجونا من الآفات المخوفة.

یہ وہ قوم ہیں جنہوں نے نعماء کو دیکھ کر شکر کے آداب کو بھلا دیا اور جن امور شریعت کی طرف ان کو توجہ دلائی گئی تھی۔ وہ شیطان نے انہیں بھلا دیئے اور انہوں نے بہت بُرا کام کیا اور میانہ روی سے بہت دُور ہٹ گئے اور ان میں صرف جاہلیت کی غیرت اور سرکش نفس کا جوش باقی رہ گیا۔ اور وہ اس شخص کی طرح نہیں چلتے جو خشیت اختیار کرتا ہے اور عاجزی سے چلتا ہے۔ اور وہ لاف زنی کو ترک نہیں کرتے اور وہ اس حال کو یاد نہیں کرتے جو بددیانت سکھوں کے زمانے میں گزرا ہے کیا وہ نہیں جانتے کہ شکریہ کے مستحق لوگوں کا شکر ادا کرنا قرآن مجید کے تاکیدی احکام میں سے ہے اور احسان کرنے والے کی عزت کرنا ایسی بات ہے جس کو رحمٰن خدا کی کتاب نے بیان فرمایا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ نے حکومت برطانیہ کو ہمارے تمام امور کا فیصلہ کرنے والی اور ہمارے سوتے اور جاگتے میں ہماری حفاظت کرنے والی بنایا ہے اور یقیناً ہم نے اُن کے ذریعے خوش کن مرادوں تک رسائی پائی۔ اور ہم نے بہت سی خوفناک آفات سے نجات پائی ہے۔

فكيف لا نشكر لهم و نعلم انهم احسنوا الينا. و كيف نفارقهم و ندرى انهم حرساء اللّٰه علينا. و اللّٰه يحب المحسنين. و كنا قبل ذالک غُصِب منا قرانا و عقارنا و خُرِّب دار قرانا و مقارنا. ودسنا تحت انتياب النوب وتوالى الكرب. وصفرت راحتنا. وفرغت ساحتنا. حتى اُخرجنا من املاک و ارضين. وقصور و بساتين. و اوطان مكتئبين مغتمّين. وطُردنا كالعجماوات. ووُطِئنا كالجمادات. وسلكنا مسلک العباد والغلمان. ولحقنا بالارذلين منزلة من نوع الانسان. وربما اتمنا بأخف جرح اصاب منا حيوانًا. اوبما قطعنا اغصانا فقُتلنا او صلبنا او اجلئنا تاركين اوطانا و متغربين. ثم رحمنا اللّٰه

پس کیسے ہم ان کا شکریہ ادا نہ کریں حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ انہوں نے ہم پر احسان کیا ہے۔اور ہم کس طرح ان کو چھوڑ سکتے ہیں حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمارے نگہبان ہیں اور اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اوراس سے پہلے ہمارے دیہات اور مال و متاع ہم سے چھین لئے گئے اور ہمارے مہمان خانے اورنشست گاہ کو برباد کیا گیا اورہمیں پے دَر پے اور مسلسل مصیبتوں سے کچلا گیا اورہم تہیدست ہو گئے اور ہمارے صحن خالی ہو گئے یہاں تک کہ ہمیں ہماری املاک اور زمینوں اور محلّات اور باغوں اور وطنوں سے غمزدہ اورکبیدہ خاطر ہونے کی حالت میں نکالا گیا اورہمیں چوپایوں کی مانند دھتکارا گیا اورہمیں بے جان چیزوں کی طرح روندا گیا اورہم سے غلاموں اورنوکروں کا سا سلوک کیا گیا اورہم بنی نوع انسان میں سے مرتبے کے لحاظ سے سب سے کم ترین لوگوں سے جا ملے۔اور بعض دفعہ ہم سے جانوروں کو ہلکا سا زخم لگنے اورہمیں کسی معمولی سی ٹہنی کاٹنے کے بدلہ میں مجرم ٹھہرایا گیا پھر ہمیں قتل کیا گیا یا ہمیں مصلوب کیا گیا یا ہمیں وطنوں کو چھوڑنے اورغریب الوطنی اختیار کرنے پر مجبور کیا گیا پھر اللہ نے ہم پر رحم فرمایا اور

و اتـی بـالدولة البـرطـانية من
ديـار بـعيــدة. و بـلاد نـائية.
وكـان الامـر لـلّٰـه يـختار لعباده
من يشاء. يوتی الملک من يشاء
و ينزع الملک ممن يشاء. وهو
ارحـم الـراحـمين. انّـه دفع ﴿۱۵﴾
الـحـكـومة الـی اهلها بعد خبال
الـخـالـصة. ثمّ بدل تعبنا و نصبنا
بـالنعمة والراحة. و اورثنا ارضنا
مـرة اخرىٰ. بعـد مـا اُخرجنا
كاوابد الفلا. ورجعنا الی اوطاننا
سـالـمين متسلّمين. ورُدّ الينا
قـرانا و عقارنا وفضّتنا و نضارنا.
الّا مـاشـاء الـلّٰه و سكنا فی بيوتنا
اٰمنين. و انـا مـا تـعلقنا باهداب
هـذه السلطنة. الا بعد ما شاهدنا
خـصائص هذه الحكومة. وامعنا
الـنـظـر فـی نـعـمـهـا متوسمين.
وسـرحـنـا الـطـرف فـی ميسمها
متفرسين. فاذا هی دواء كروبنا.
ومـداوية نـوبـنـا و خطوبنا. وبها
سيـق اليـنـا الامـوال. بـعـد مـا

دوردراز کے علاقوں سے حکومت برطانیہ کولایااور حکم اللہ ہی کے لئے ہے وہ اپنے بندوں کے لئے جسے چاہے چن لیتا ہے، وہ جسے چاہتا ہے بادشاہت دیتا ہے، اور جس سے چاہے بادشاہت چھین لیتا ہے، اور وہ رحم کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ اُس نے حکومت کوسکھوں کی تباہی کے بعد اس کی اہلیت رکھنے والوں کے سپرد کر دیا پھر اس نے ہماری تھکان اور مشقت کونعمت اور راحت سے بدل دیا، اور ایک بار پھر ہمیں اپنی زمین کا وارث بنا دیا۔ بعد اس کے کہ ہمیں جنگل کے جانوروں کی طرح نکال دیا گیا تھااور ہم اپنے وطنوں کی طرف صحیح سلامت لوٹ آئے۔اورہمیں ہمارے دیہات اور جاگیریں اورسیم و زرواپس لوٹا دیا گیاالاماشاءاللہ،اورہم اپنے گھروں میں امن سے رہنے لگے۔اوراس حکومت کی خصوصیات کے مشاہدہ کے بعد ہی ہم اس حکومت کے دامن سے وابستہ ہوئے اورہم نے اس کی نعماء کوفراست سے بنظرِ غائر دیکھا اور بصیرت کے ساتھ ہم نے اس کی خوبیوں میں اپنی نگاہ دوڑائی تو دیکھا کہ یہی ہماری بےقراری کا علاج ہےاور ہماری مصیبتوں اورمشکلوں کا مَداوا کرنے والی ہے۔ حالات بدل جانے کے بعدجب چشمے خشک ہو گئے (ذرائع معاش تباہ ہو گئے)

استحالت الحال. و غار المنبع و اعول العيال. ونجينا بها من الدهر الموقع. والفقر المدقع وكنا من قبل شججنا فلا الكروب من الشجىٰ. وطوينا اوراق الراحة من ايدى الطوى. و ما كانت تعرف اقدامنا الا الوجىٰ. و ما صدورنا الا الجوىٰ. و مرّ علينا ليالى ما كان فراشنا فيها الا الوهاد. و لا موطأنا الا القتاد. فكنّا نجلو الهموم باذكار هذه الدولة. و نجتلى زمننا طلق الوجه. بابشار تلک المعدلة. حتّٰى اسعف اللّٰه بمرادنا. وجاء بهذه الدولة لاسعادنا. فوصلنا بها بشارة تنشى لنا كل يوم نزهةً. و تدرء عن قلوبنا كربةً. الٰى ان خُلّصنا من الخوف والاملاق. ونقلنا من عدم العُراق الى الارفاق. وجاء نا النعم من الاٰفاق. و نظم الاجانب فى

اور اہل وعیال نے گریہ وزاری کی تو اسی حکومت کے طفیل ہی ہمارے اموال ہمیں لوٹائے گئے اور ہمیں اس حکومت کے ذریعے ہولناک زمانے اور خاک میں ملا دینے والے فقر سے نجات دی گئی اور اس سے پہلے ہم غموں کے بیابان میں سے غم کی حالت میں گزرتے تھے اور بھوک کے ہاتھوں ہم نے راحت کی بساط لپیٹ دی اور ہمارے پاؤں محض زخموں سے آشنا تھے اور ہمارے سینوں میں محض سوزشِ غم تھی اور ہم پر کئی راتیں ایسی گزریں کہ ہمارا بستر سوائے نشیب کے کچھ نہ تھا اور ہمارے چلنے کی جگہ کانٹوں کے سوا کچھ نہ تھی پس ہم اس حکومت کے ذکر سے ان غموں کو دُور کرتے تھے اور اس عادل حکومت کی خوشخبری کے ساتھ ہم اپنے زمانے کو خوش رَو دیکھتے تھے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری مرادیں پوری کیں اور ہماری خوش بختی کے لئے اس حکومت کو لایا پس ہم ﴿۱۶﴾
اس (حکومت) کے ذریعے ایسی بشارت تک پہنچے جو روز ہمارے لئے شگفتگی کو پروان چڑھاتی ہے اور ہمارے دلوں سے بے قراری کو دور کرتی ہے یہاں تک کہ ہم خوف اور مفلسی سے نجات پا گئے اور ہمیں تہی دستی سے آسودہ حالی کی طرف منتقل کیا گیا اور ہمارے پاس اطراف واکناف سے نعمتیں آئیں اور اجنبی لوگ دوستوں کی

سلک الرفاق. و فزنا بمرامنا بعد خفوق راية الاخفاق. وقد كنا فی عهد الخالصة. اخرجنا من ديارنا و لُفظنا الی مفاوز الغربة. وبُلِينا باعواز المنية. فلمّا منّ اللّٰه علينا بمجیٔ الدولة البرطانية. فكأنّا وجدنا ما فقدنا من الخزائن الايمانية. فصار نزولها لنا نُزل العز و البركة. و مغناه سبب الفوز والغنية. ورأينا بها حبورًا و فرحة. بعد ما لبثنا علی المصائب بُرهةً. و رُفعنا من ذل اخريات الناس الٰی مراتب رجال هم للقوم كالرأس. ونُجّينا من قطوب الخطوب. و حروب الكروب. وكنا نمدّ الابصار الی ذالک الوقت السعيد. كما تمد الاعين لهلال العيد. وكنا نبسط يد الدعاء لهذه الدولة. بما اصابتنا مصائب فی زمن الخالصة.

لڑی میں پرَوئے گئے اور ہم ناکامی کے بعد اپنے مقاصد میں کامیاب ہوگئے اور جب ہم خالصہ کے دور میں تھے تو ہمیں ہمارے گھروں سے بے دخل کیا گیا اور ہمیں بے وطنی کے جنگلات میں پھینک دیا گیا اور خواہشات کی تکمیل نہ ہونے سے ہم آزمائے گئے۔ پس جب اللہ تعالیٰ نے حکومت برطانیہ کو لاکر ہم پر احسان کیا تو گویا ہم نے ان ایمانی خزانوں کو پالیا جن کو ہم نے کھودیا تھا۔ پس اس (حکومت) کا نزول ہمارے لئے عزت اور برکت کے نزول کا باعث اور اس کا (خالصہ حکومت کی) جگہ لینا کامیابی اور خوشحالی کا سبب بنا۔ اور ہم نے ایک عرصہ مصائب میں رہنے کے بعد اِس حکومت سے خوشی اور فرحت دیکھی اور ہمیں ذلیل کم درجہ لوگوں سے بلند کر کے ایسے بندوں کے مراتب تک پہنچا دیا جو قوم کے لئے سر کی مانند ہیں اور ہمیں شدّتِ حوادث اور مصائب کی جنگوں سے نجات دی گئی۔ اور ہم اپنی آنکھیں اِس مبارک وقت کے لئے فرشِ راہ کئے ہوئے تھے جیسا کہ آنکھیں عید کے چاند کے لئے بچھائی جاتی ہیں اور ہم اس حکومت کے لئے دستِ دعا دَراز کرتے تھے بوجہ ان مصائب کے جو ہمیں سکھوں کے زمانے میں پہنچے

ونبا بنا مالف الوطن و اخرجنا من البقعة. وكانت آباء نا اقتعدوا غارب الاغتراب. بما اكرهوا و بُعّدوا من الا تراب. فتركوا دار رياستهم وجميع ما كان لهم من القرىٰ. و نَصّوا ركاب السرىٰ. وجابوا فى سيرهم وعورا. و تركوا راحة و حبورا. وانضوا اجاردهم تَسْيارا. و ما رأوا ليلا و لا نهارا. حتى وردوا حمٰى رياسةٍ كفّلتهم بحراسة. فسَرَوا ايجاس الخوف واستشعاره الى ايام. و رأوا لعاع الامن و ازهاره بعد آلام. ثم طلعت علينا شمس الدولة البرطانية و امطرت مُزن العنايات الرحمانية. فتسربلنا لباس الامن بعد ايام الخوف وصرنا مخصبين نعم العوف. فعدنا و اباء نا الى منبت شُعبتنا. و ملنا الى الاوكار من فَلَا غُربتنا و هنّأْنا انفسنا فرحين.

﴿۱۷﴾ اور وطن سے مانوسیت ہمیں راس نہ آئی اور ہمیں اپنی جگہ سے نکال دیا گیا اور ہمارے آباؤ اجداد بے وطن ہو گئے۔ کیونکہ ان کو مجبور کیا گیا اور انہیں ہم عمروں سے دُور کیا گیا پس انہوں نے اپنے ریاست کے مرکز اور جتنی بھی اُن کی بستیاں تھیں سب کو چھوڑا اور انہوں نے رات کی سواریوں کو تیز دوڑایا اور انہوں نے اپنے سفر میں سنگلاخ راستوں کو عبور کیا اور انہوں نے راحت اور خوشی کو ترک کیا اور انہوں نے چلا چلا کر اپنے اعلیٰ نسل کے کم مُو گھوڑوں کو دبلا کر دیا اور انہوں نے رات دیکھی نہ دن یہاں تک کہ وہ ایسی ریاست کی پناہ میں چلے گئے جس نے ان کی حفاظت کی ذمہ داری اُٹھائی۔ پس انہوں نے ایک عرصہ تک کے لئے خوف کا احساس اور شعور دور کیا اور انہوں نے دکھوں کے بعد امن کی شگوفے اور اس کے پھول دیکھے، پھر ہم پر حکومت برطانیہ کا سورج طلوع ہوا اور خدائے رحمٰن کی عنایات کے بادل برسے۔ پس ایّام خوف کے بعد ہم نے امن کا لباس پہنا اور ہم آسودہ اور خوش حال ہو گئے۔ پس ہم اور ہمارے آباء اپنے آبائی وطن کی طرف لوٹے اور ہم پردیس کے جنگلوں سے اپنے آشیانوں کی طرف آئے اور ہم نے خوش ہوتے ہوئے اپنے آپ کو مبارکباد دیں دیں

ولـو انـصـفـنـا لشهدنا ان هذه السـلطنة ردّت الينا ايام الاسلام. و فتـحت علينا ابوابا لنصرة دين خيـر الانـام. و كـنا فى زمن دولة الـخـالـصة. اوذيـنـا بـالسيوف والاسـنة. ومـا كـان لـنـا ان نقيم الـصلٰوة عـلـى طـريق السنـة. و نـؤذّن بالجهر كما نُدب عليه فى الـملّة. و لم يكن بُدّ من الصُمتِ عـلـى ايـذاء هِم. و لم يكن سبيل لدفع جفاءِ هم. فرُددنا الى الامن والامـان عـنـد مـجـىء هـذه السـلـطـنة. و مـا بـقى الا تطاول قسّيسيـن بـالالسـنة. و جـعـل الحرية كل حرب سجالا. ولكنا تـركنا القذف بالقذف لئلا نشابه دجّـالا. و لا نـكـون مـن الـمتعسفين. وما منعت السلطنة ان نفتح الالسن بالجواب. بل لنا ان نـقـول اكبر ممّا قالوا و نصبّ عـليهـم مطرا من العذاب. ولكن المرء لا يصدر منه فعل الكلاب. ﴿۱۸﴾

اور اگر ہم انصاف سے کام لیں گے تو ضرور ہم یہ گواہی دیں گے کہ اس سلطنت نے ہمیں اسلام کے اَیّام واپس لوٹا دیئے اور ہم پر دین خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کے دروازے کھولے جب کہ سکھوں کی حکومت کے زمانے میں ہمیں تلواروں اور نیزوں سے تکلیف دی گئی اور ہمارے لئے ممکن نہ تھا کہ ہم مسنون طریق پر نماز اَدا کر سکیں اور بآواز بلند اذان دے سکیں جیسا کہ دین میں حکم دیا گیا ہے اور ان کی ایذاء دہی پر خاموشی کے علاوہ ہمارے پاس کوئی چارہ نہ تھا اور ان کے ظلم کو دور کرنے کا کوئی راستہ نہ تھا۔ پس اس سلطنت کے آنے سے ہم امن و امان کی طرف لوٹ آئے اور صرف پادریوں کی زبان درازیاں باقی رہ گئیں۔ اور آزادی نے ہر جنگ کو دونوں فریقوں کے لئے برابر بنا دیا، لیکن ہم نے دُشنام دہی کے مقابلے پر دُشنام دہی اختیار نہ کی تا کہ ہم بھی دجّال کے مشابہ نہ ہو جائیں اور نہ ہی ہم ظالموں میں سے ہوں۔ اور حکومت نے ہمیں اُن کو ترکی بہ ترکی جواب دینے سے نہیں روکا بلکہ ہمارے لئے ممکن تھا کہ ہم ان سے بھی بڑی بات کہیں اور ہم ان پر عذاب کی بارش برسائیں لیکن ایک انسان سے کتوں کا فعل تو صادر نہیں ہوسکتا

ولا یستقری الحمام الجیفة و لو لفظه الجوع الی معامی التباب. أیعیبون نبینا علی الشغف بالنساء. وکان یسوعهم قد عیب علی شره الاکل و شرب الصهباء. وقد ثبت من الانجیل انه آوی عنده بغیة. و کانت زانیة و فاسقة و شقیة. وکانت امرأة شابة فی ثیاب نظیفة. مع صورة لطیفة. فما انصرف عنها و ما قام. و ما اعرض عنها و ما الام. بل استأنس بها و آنس بطیب الکلام. حتی جلعت و مسحت علٰی راسه من عطرها التی کان قد کسب من الحرام. و کذالک اقبل علی بغیّة اخرٰی وکلّمها. وسئلت وعلّمها. و هذه حرکات لا یستحسنها تقی. فما الجواب ان اعترض شقی. ولا شک ان النکاح علی وجه الحلال خیر من تلک الافعال.

اور نہ کبوتر مُردار پر گرتا ہے چاہے بھوک اسے ہلاکت کے بیابانوں میں پھینک دے۔ کیا وہ ہمارے نبیؐ پر عورتوں کی طرف رَغبت کا عیب لگاتے ہیں جبکہ اُن کے یسوع پر تو کھانے کی شدید حرص اور شراب پینے کا الزام لگایا گیا اور انجیل سے بھی ثابت ہے کہ اس نے بدکار عورت کو اپنے پاس پناہ دی اور وہ زانیہ، فاسقہ اور بدبخت تھی اور وہ اُجلے کپڑوں میں ملبوس خوش شکل جوان عورت تھی، پس وہ نہ تو اس سے دُور گیا اور نہ ہی وہاں سے اُٹھا اور نہ ہی اس سے اعراض کیا اور نہ ہی ملامت کی۔ بلکہ اس سے مانوس ہوا اور محبت کا اظہار خوش کلامی سے کیا حتّٰی کہ اس نے بے شرمی دکھائی اور اس (یسوع) کے سر پر اپنا عطر ملا جو اس (عورت) کی حرام کی کمائی کا تھا اور اسی طرح وہ (یسوع) ایک اور بدکار عورت کے پاس گیا اور اس سے
بات چیت کی اور اس (بدکار عورت) نے ﴿۱۹﴾
سوال کئے اور اس (یسوع) نے اسے علم سکھایا اور یہ ایسی حرکات ہیں کہ کوئی متقی اسے پسند نہیں کرتا پس اگر کوئی بدبخت اعتراض کرے تو اس کا کیا جواب ہے اور کوئی شک نہیں کہ حلال طریق پر نکاح کرنا ایسی حرکتوں سے بہتر ہے اور

و من کان کیسوع شابا طریرا اغرب مفتقرا الی الازدواج. فای شبھة لا تفجأ القلب عند رؤیة ھٰذا الامتزاج☆ فمن کان شمّر عن ذراعیه لاعتراض. و لبس الصفاقة لارتکاض. فلیحسر عن ساعده لھذه الزرایة. فانھا احق و اوجب عند اھل التقوی والدرایة. و امّا نحن فصبرنا علی اقوالھم. و ثبّتنا قلوبنا تحت اثقالھم. لتعلم الدولة انّا لسنا بمستشیطین مشتعلین. ولا نبغی الفساد بالمفسدین.

و لا ننسیٰ احسان ھذه الحکومة. فانھا عصم اموالنا و اعراضنا و دماء نا من ایدی الفئة الظالمة. فالاٰن تحت ظلھا نعیش بخفض و راحة. ولا نرد

☆ ھٰذا ما کتبنا من الاناجیل علٰی سبیل الالزام. و انا نکرم المسیح و نعلم انه کان تقیّا و من الانبیاء الکرام. منه

جو کوئی یسوع جیسا نوخیز کنوارہ جوان ہو جو شادی کا سخت محتاج ہو پس اس میں کیا شبہ ہے کہ اس طرح کے اختلاط میسر آنے سے دل نہیں بہکے گا۔☆ پس جو کوئی اعتراض کے لئے کمربستہ ہو اور بےقراری کی حالت میں بےحیائی کا جامہ اُوڑھ لے پس اسے چاہیے کہ اس عیب چینی کا مقابلہ کرنے کے لئے خود کو تیار کرے۔ کیونکہ یہ اعتراض اہلِ تقویٰ اور دانشمندوں کے نزدیک حق اور واجب ہے پس جہاں تک ہمارا تعلق ہے ہم نے ان کے اقوال پر صبر کیا اور ان کے بوجھوں تلے اپنے دلوں کو ثابت قدم رکھا تا کہ حکومت جان لے کہ ہم غضبناک اور مشتعل ہونے والوں میں سے نہیں ہیں اور ہم مفسدوں کے مقابلہ پر فساد نہیں کرنا چاہتے۔

اور ہم اس حکومت کا احسان نہیں بھولتے کیونکہ اس نے ہمارے اموال، عزتوں اور ہمارے خون کو ظالم گروہ کی دسترس سے بچایا پس اب ہم اس کے سائے تلے آسودہ حالی اور راحت سے رہتے ہیں اور ہمیں

☆ یہ وہ باتیں ہیں جو ہم نے الزامی جواب کے طور پر اناجیل سے لکھ دی ہیں اور یقیناً ہم مسیح کی عزت کرتے ہیں اور جانتے ہیں کہ وہ متقی تھا اور انبیاء کرام میں سے تھا۔منه

مورد غرامة من غير جريمة. و لا نحل دار ذلة من غير معصية. بل نامن كل تهمة و آفة. و نكفى غوائل فجرة و كفرة. فكيف نكفر نعم المنعمين. و كنّا نمشى كاقزل قبل هذه الايام. وما كان لنا ان نتكلم بشىءٍ فىّ دعوة دين خير الانام. و كان زمان الخالصة زمان الذلة و المصيبة صُغّر فيه الشرفاء. و اسادت الآماء. وصُبت علينا مصائب ينشق القلم بذكرها و خرجنا من اوطاننا باكين. فقلّب امرنا بهذه الدولة من بؤسٍ الٰى رَخاء. و من زغرع الٰى رخاء. وفتح لنا بعناياتها باب الفَرج. و اوتينا الحرية بعد الاسر و العَرج. وصرنا متنعّمين مرموق الرخاء. بعد ما كنّا فى انواع البلاء و رأينا لنا هذه الدولة كريف

بغیر جرم کے چٹی نہیں پڑتی اور بغیر نافرمانی کے ہم ذلّت کے گھر میں نہیں اُترتے بلکہ ہم ہر تہمت اور آفت سے امن میں ہیں اور ہم تمام بدکاروں اور کافروں کے مفاسد سے بچائے جاتے ہیں پس ہم کس طرح نعمتیں دینے والوں کی نعمت کا انکار کریں اور ہم ان ایّام سے پہلے لنگڑے کی سی چال چلا کرتے تھے اور ہمارے لئے ممکن نہ تھا کہ ہم دینِ خیرالانام صلی اللہ علیہ وسلم ﴿۲۰﴾ کی تبلیغ کے لئے کوئی بات کرسکیں۔ اور سکھوں کا زمانہ ذلت اور مصیبت کا زمانہ تھا جس میں شرفاء کی تحقیر کی گئی اور لونڈیوں نے سرداروں کو جنم دیا اور ہم پر ایسے مظالم ڈھائے گئے کہ قلم ان کے ذکر سے ٹوٹ جاتا ہے اور ہم اپنے وطنوں سے روتے ہوئے نکلے پس اس حکومت کی وجہ سے ہمارا معاملہ تنگی سے آسودگی اور تیز وتند ہوا سے نرم رفتار ہوا میں بدل گیا۔ اور ہمارے لئے اس کی عنایات سے کشادگی کا دروازہ کھولا گیا اور ہمیں قید و بند کے بعد آزادی دی گئی۔ اور ہم مالدار اور رشک سے دیکھے جانے والے ہو گئے بعد اس کے کہ ہم مختلف مصیبتوں میں مبتلا تھے اور ہم نے اس حکومت کو اپنے لئے قحط

بعد الامحال. او کصحة بعد
الاعتلال. فلاجل تلک المنن
و الآلاء و الاحسانات. وجب
شکرها بصدق الطویة و اخلاص
النیات. فندعوا لها بألسنة صادقة
و قلوب صافیة. و ندعو اللّٰه
ان یجعل لهذه **الملکة القیصَرة**
عاقبة الخیر. ویحفظها من انواع
الغُمّة والضیر. و یصدف عنها
المکاره والأفات. و یجعل لها
حظّا من التعرف الیه بالفضل
والعنایات. انه یفعل ما یشاء
و انه ارحم الراحمین.

فلما رأینا هذه المنن من هذه
الدولة. والفینا اراداتها مبنیة
علٰی حسنِ النیة. فهمنا انه لا ﴿۲۱﴾
ینبغی ان نوذیها فی قومها بعد
هذه الصنیعة. ولا یجوز ان
نطلب منها ما ینصبها لبعض
مصالح السلطنة. بل الواجب ان
نجادل القسّیسین بالحکمة
والموعظة الحسنة. و ندفع

کے بعد شادابی یا بیماری کے بعد تندرستی کی طرح پایا۔ پس ان احسانات اور نعماء اور مہربانیوں کی وجہ سے اس (حکومت) کا صدق دل اور خلوص نیت سے شکریہ اَدا کرنا واجب ہوگیا۔ پس ہم اس حکومت کے لئے سچی زبانوں اور صاف دلوں سے دعا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اس ملکہ قیصرہ (ہند) کا انجام بخیر کرے اور اسے مختلف قسم کے غموں اور نقصانات سے محفوظ رکھے اور اس سے مکروہات اور آفات کو دور کرے اور فضل اور عنایات سے اسے اپنی معرفت نصیب فرمائے۔ یقیناً وہ جو چاہتا ہے وہی کرتا ہے اور وہ اَرحمُ الرّاحمین ہے۔

پس جب ہم نے اِس حکومت کی طرف سے یہ احسانات دیکھے اور ہم نے اس کے ارادوں کو نیک نیّتی پرمبنی پایا تو ہم نے جان لیا کہ یہ مناسب بات نہیں کہ ہم اِس حکومت کو اس احسان کے بعد اس کی قوم کے بارے میں ایذا دیں اور یہ جائز نہیں کہ ہم اس (حکومت) سے بعض مصالح سلطنت کے خلاف مطالبہ کریں۔ بلکہ واجب یہ ہے کہ ہم پادریوں سے حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ بحث کریں اور ہم اس سے دفاع کریں

بالتی هی احسن ونترک الترافع الی الحکومة. هذا و نعلم ان قذف قسّیسین قد بلغ مداه. و جرحت قلوبنا مداه. و انهم و ثبوا علی عامتنا وثبة الذئب علی الخروف. و نزوا نزو النمر المجوف. فسقی کثیر من ایدیهم کاس الحتوف. وبلغوا بدجلهم ما لیس یبلغ بالسیوف. و تراء وا من کل حدب ناسلین و قد اتتکم من اخبار فلا حاجة الٰی اظهار. ولا تغتموا و لا تحزنوا و اربؤا ایام اللّٰه صابرین.

والامر الذی حدث الآن واضجر القلوب. وجدّد الکروب. و عظّم الخطوب وانتشروا وقد الحروب. و کبر و اعضل. و دقّ و اشکل. و خوّف بتهاویله و هوّل. فهو رسالة امّهات المؤمنین. وقد

جو بہترین ہو اور ہم حکومت سے فریاد رسی کو ترک کردیں۔ یہ تو ہوا اور ہم جانتے ہیں کہ پادریوں کی بہتان تراشی اپنی انتہا کو پہنچ گئی ہے اور اُس کی چھریوں نے ہمارے دلوں کو مجروح کردیا ہے۔ اور انہوں نے ہماری عوام پر ایسے حملہ کیا جیسے بھیڑیا بھیڑ کے بچے پر حملہ کرتا ہے اور انہوں نے دھاری دار چیتے کی طرح تیزی سے حملہ کیا۔ پس ان کے ہاتھوں سے کثیر تعداد نے موت کا پیالہ پیا اور انہوں نے اپنے دجل سے وہ کام کر دکھایا جو تلواروں سے نہیں کیا جا سکتا اور دکھایا کہ وہ ہر بلندی کو پھلانگنے والے ہیں اور یقیناً تمہارے پاس ایسی خبریں آ چکی ہیں جن کے اظہار کی ضرورت نہیں۔ اور تم غم نہ کرو اور دلگیر مت ہو اور صبر کرتے ہوئے اللہ کے ایّام کی توقع کرو۔

اور وہ معاملہ جو اب ہوا ہے اور جس نے دلوں کو بے قرار کردیا ہے اور دُکھوں کو تازہ کردیا ہے اور بات بڑھ گئی اور پھیل گئی اور اس امر نے جنگ کی آگ بھڑکا دی ہے اور وہ (معاملہ) بہت بڑا ہوگیا ہے اور پیچیدہ ہوگیا اور بہت دقیق اور مشکل ہوگیا ہے اور اِس نے اپنی ہولناکی سے ڈرایا اور خوفزدہ کیا ہے پس وہ رسالہ اُمّہات المومنین ہے جس کی وجہ

قــامــت الـقـيـامة منهـا فـى الـمسـلـمـين. وكل من رأى هـذه الـرسـالة فـلعـن مـؤلّفهٔ بـمـا جـمع السبّ و الـضلالة. وهـو زايـل الـوطـن والـمـقـام. لـكـى يـامـن الحكـام. فـاختـار الـمـفـرّ. لـئـلا يُسـحـب و يُجرّ و بـقـى مـنـه عـذرة كلمـاتـه. و نتـن مـلـفـوظـاتـه. و اُغلوطة اعتـراضـاتـه. فنتـرك قذفـه و بـذاءه و نـجـاسة كـلـمـاتـه. و نـفـوّضـه الـى اللّٰـه و يـوم مـكـافـاتـه. و امـا مـا افترى من شبهـاتـه التـى تولّدت من حمقه و زيـغ خيـالاتـه. فـذالک امـر وجـب ازالتـه بـجميع جهـاتـه. و ان الـحـق شـىء لا يمكن احدا التـقـدم عنه و لا التّأخر. ثم غيرة الاسـلام فـرض مؤكّد لمن كان لـه الـحياء والتدبّر. فان المؤلّف اجتـرء و هتک حـرم الـديـن. وصـال و بـارز فبارزوا كاسد من ﴿۲۲﴾

سے مسلمانوں میں قیامت برَ پا ہوگئی ہے اور ہر ایک جس نے یہ رسالہ دیکھا اس نے اس کے مؤلف پر لعنت بھیجی کیونکہ اس نے اس رسالے میں سب وشتم اور گمراہی جمع کر دی ہے۔ اور اس نے وطن اور جگہ کو چھوڑا تا کہ حکّام سے امن میں رہے اور اس نے راہِ فرار اختیار کی تا کہ اسے (مقدمات میں) گھسیٹا اور کھینچا نہ جائے اب تو اس سے محض اس کے کلمات کی پلیدی، باتوں کی بدبُو، اعتراضات کے مغالطے باقی رہ گئے ہیں۔ پس ہم اس کی بہتان تراشی، اس کی بدگوئی اور کلمات کی نجاست کو چھوڑتے ہیں اور ہم اسے اللہ تعالیٰ اور یوم مکافات کے سپرد کرتے ہیں۔ پس جو افتراء اس نے ایسے شبہات کے نتیجے میں کیا ہے جو اس کی حماقت اور کج خیالی کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ وہ ایسا امر ہے کہ اس کا ہر جہت سے ازالہ ضروری ہے اور حق ایسی چیز ہے کہ کسی کے لئے اس سے آگے بڑھنا یا پیچھے رہنا ممکن نہیں پھر اسلام کی غیرت ہر حیا دار اور تدبر کرنے والے پر فرض عین ہے کیونکہ یقیناً مؤلف نے جسارت کی، دین اسلام کی بے حرمتی کی، اور اس نے حملہ کیا اور مقابلہ کے لئے سامنے آیا۔ پس تم بھی شیر کی طرح مقابلہ کے

العرین. وقد حان ان یکون رجالکم کقسورة و نساء کم کلبوة. و ابناء کم کأَشبال. واعداء کم کسخال. فاتقوا اللّٰہ و علیہ توکّلوا ان کنتم مؤمنین.

و قد سبق منّا الذکر بانّ القوم تفرّقوا فی امر کتابہ. فبعضھم استحسنوا التوجہ الی جوابہ. واستھجنوا ان یرفع الشکوی الی السلطنة. فانھا من امارات العجز والمسکنة. و فیہ شئ یخالف التأدّب بالدولة العالیة. و قالوا ان الترافع لیس من المصلحة. فلا تسعوا الی حکام الدولة. و لا تقصدوا سیّئة بانواع الحیلة. بل اصبروا و غیّضوا دموعکم المنھلات. ولا تذکروا ما قیل من الجھلات. وادفعوا بالتی ھی احسن و انسب بشان الشرفاء. ولا تسعوا الی

لئے کچھار سے نکلو اور یقیناً وہ وقت آ گیا ہے کہ تمہارے مرد شیروں کی طرح ہوں اور تمہاری عورتیں شیرنیوں کی مانند اور تمہارے بیٹے شیر کے بچوں کی مانند اور تمہارے دشمن بکروٹوں کی طرح ہوں پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اسی پر توکّل کرو اگر تم مومن ہو۔

اور ہماری طرف سے پہلے ذکر گزر چکا ہے کہ (ہماری) قوم اس کی کتاب کے بارے میں مختلف الآ راء تھی۔ پس ان میں سے بعض نے اس کے جواب دینے کی طرف توجہ دینے کو اچھا جانا اور انہوں نے اس بات کو بُرا سمجھا کہ اس شکوہ کو حکومت تک پہنچایا جائے کیونکہ یہ عاجزی اور بےبسی کی علامات میں سے ہے اور اس میں ایسی چیز ہے جو حکومتِ عالیہ کے اَدب کے خلاف ہے۔ اور انہوں نے کہا کہ میموریل بھیجنا خلافِ مصلحت ہے ۔ پس تم حکّامِ سلطنت کی طرف نہ بھاگو اور مختلف بہانوں سے بُرائی کا ارادہ نہ کرو بلکہ صبر کرو اور اپنے بہتے ہوئے آنسوؤں کو پونچھ لو اور جو جاہلانہ باتیں کی گئی ہیں ان کو یاد نہ کرو اور ایسی چیز سے دفاع کرو جو اچھی ہو اور شرفاء کی قدر و منزلت کے عین مطابق ہو اور تم عدالتوں

﴿۲۳﴾

المحاكمات بالصراخ والبكاء.
و ان لنا كل يوم غلبة
بالادلة القاطعة و سطوة
دامغة بالبراهين اليقينية.
فلا يحتقر ديننا عند العقلاء.
و لا يحقر بتحقير السفهاء.
فالرجوع الى الحكومة
كالنائحات. امر لا يعدّه غيور
من المستحسنات. و ليس
هذا العدو بواحد فنستريح
بعد نكاله. بل نرٰى كثيرًا
من امثاله. لهم اقوال كاقواله.
و مكال كمثل مكاله. و لم يبق
بلدة و لا مدينة من مدائن هذه
البلاد الا نزلوا بها و تخيّموا
للفساد فى الارضين. و كانوا
فى اوّل زمنهم يتزهّدون
و يوحدون و يروضون انفسهم
و يراوضون. و يكفون الالسن
ولَا يهذون. ثم خلفوا من ۲۴
بعدهم خلف عدلوا عن
تلك الخصلة. و رفضوا

میں چیختے چلاتے اور روتے ہوئے نہ جاؤ اور یقیناً ہمارے لئے ہر روز دلائلِ قاطعہ کے ساتھ غلبہ ہے اور براہین یقینیہ کے ساتھ سرتوڑ حملہ ہے۔ پس ہمارا دین عقلمندوں کے نزدیک حقیر نہیں اور نہ ہی بیوقوفوں کے تحقیر کرنے سے حقیر ہوتا ہے۔ پس نوحہ کرنے والیوں کی طرح حکومت کی طرف رجوع کرنا ایسا معاملہ ہے کہ غیرت مندوں کے نزدیک مستحسن نہیں اور یہ ایک ہی دشمن نہیں کہ اس کی سزا کے بعد ہم آرام پائیں بلکہ ہم اس جیسے بہت سے (دشمن) دیکھتے ہیں جن کی باتیں اس کی باتوں جیسی ہیں اور پیمانہ بھی اس کے پیمانے جیسا ہے۔ اس ملک کے شہروں میں سے کوئی شہر اور علاقہ باقی نہیں رہا جہاں انہوں نے ڈیرہ نہ ڈالا ہوا اور اُس سرزمین میں فساد کرنے کے لئے خیمہ زن نہ ہوئے ہوں۔ اور وہ اپنے پہلے زمانوں میں زاہدانہ زندگی بسر کیا کرتے تھے اور موحدانہ عقائد رکھتے تھے اور خود بھی ریاضت کرتے تھے اور دوسروں کو بھی ریاضت کروایا کرتے تھے اور اپنی زبانوں کو روکتے تھے اور یاوہ گوئی نہ کرتے تھے پھر ان کے بعد ان کے نااہل جانشین آئے اور وہ اس عادت سے ہٹ گئے اور انہوں نے دین کے احکام کا

وصايا الملة. و هجوا الاتقياء والاصفياء و تركوا الصلٰوة و اكلوا الخنزير و شربوا الخمر و عبدوا انسانا كمثلهم الفقير. و سبق بعضهم على البعض في سبّ خير العباد. وقذفوا عرض خير البريّة بالعناد. ألّفوا كتبا مشتملة على السبّ والشتم والمكاوحة والقحة ممزوجةً بانواع العذرة مع دجل كثير لاغلاط العامة. و بلغ عدد بذاء هم الٰى حد لا يعلمه الا حضرة العزّة. فانظروا كيف يعضل الامر عند الاستغاثاة و يلزم ان نعدو كل يوم الى المحاكمات. و ان هي الا من المحالات. هذه دلائل هذه الفرقة. والآخرون يؤثرون طرق الاستغاثة. ولكنا لا نرٰى عندهم شيئًا من الادلة علٰى تلك المصلحة.

انکار کر دیا اور انہوں نے متقی اور برگزیدہ لوگوں کی ہجو کی اور انہوں نے نماز ترک کی اور سؤر کھایا ،شراب پی اور اپنے جیسے محتاج آدمی کی عبادت کی ۔ اور خیر العباد صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دینے میں ان میں سے بعض بعض پر سبقت لے گئے اور انہوں نے دشمنی سے خیر البریّہ صلی اللہ علیہ و سلم کی عزت پر بہتان تراشی کی ۔انہوں نے سبّ وشتم اور دُشنام دہی اور بے حیائی اور مختلف قسم کے گند پر مشتمل اور بہت سے دھوکہ پر مبنی کتابیں لکھیں تا کہ عام لوگوں کو مغالطہ میں ڈالیں اور ان کی بدزبانی کی تعداد اس حد تک پہنچ گئی کہ اسے صرف حضرت باری تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ پس تم دیکھو کہ مقدمہ بازی کے وقت معاملہ کس قدر پیچیدہ ہو جاتا ہے اور ضروری ہو جاتا ہے کہ ہم ہر روز فیصلوں کے لئے عدالتوں کی طرف دوڑیں تو یقیناً یہ محالات میں سے ہے۔ یہ اس گروہ کے دلائل ہیں اور دوسرے مقدمہ بازی کے راستوں کو ترجیح دیتے ہیں لیکن ہم اُن کے پاس اِس مصلحت کے متعلق کوئی دلائل نہیں دیکھتے یہ تو محض عام معمولی

و ان هو الا حرص للانتقام كعُرض الناس والعامة. و اذاقيل لهم انكم تخطئون بايثار هذه التدابير. فلا يجيبون بجواب حسن كالنحارير. و يتكلمون كالسفهاء المتعصبين. و قلنا ايها الناس ارجعوا النظر.

لوگوں کی مانند انتقام کی حرص ہے اور جب ان کو کہا جاتا ہے کہ ان تدابیر کو ترجیح دے کر تم غلطی کرتے ہو تو وہ عقلمندوں کی طرح اچھا جواب نہیں دے سکتے اور تعصب رکھنے والے بیوقوفوں کی طرح باتیں کرتے ہیں اور ہم نے کہا کہ اے لوگو تم پھر نظرِ ثانی کرو۔